

کتابِ دانی ایل - نمبر ترین

پیغمبرانہ رویاؤں کی نقاب کشائی: دانیال کے تجربے کی روشنی میں آخری ایام کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-01-17

تمام انبیاءِ آخری دنوں کے بارے میں اُن دنوں کے مقابلے میں زیادہ بات کرتے ہیں جن میں وہ زندہ رہے۔

قدیم نبیوں میں سے ہر ایک نے اپنے وقت کے لیے کم اور ہمارے لیے زیادہ کلام کیا، چنانچہ ان کی پیشگوئیاں ہمارے لیے نافذ العمل ہیں۔ 'اب یہ سب باتیں اُن پر مثال کے طور پر واقع ہوئیں؛ اور وہ ہماری نصیحت کے لیے لکھی گئیں، جن پر دنیا کے آخری زمانے آ پہنچے ہیں۔' 1 کرنتھیوں 10:11۔ 'انہوں نے یہ باتیں اپنی خاطر نہیں بلکہ ہماری خاطر انجام دیں، اور اب یہ باتیں اُن لوگوں کے ذریعے تم تک پہنچائی گئی ہیں جنہوں نے آسمان سے بھیجے گئے روح القدس کے ساتھ تمہیں خوشخبری سنائی؛ جن باتوں کو فرشتے جھانک کر دیکھنے کی آرزو رکھتے ہیں۔' 1 پطرس 1:12

"بائبل نے اس آخری نسل کے لیے اپنے خزانوں کو جمع کر کے یکجا باندھ رکھا ہے۔ عہدِ عتیق کی تاریخ کے تمام عظیم واقعات اور پرہیزگاری معاملات ان آخری ایام میں کلیسیا میں دہرائے گئے ہیں، اور دہرائے جا رہے ہیں۔" Selected Messages, book 3, 338, 339

دانی ایل خدا کے لوگوں کی نمائندگی کر رہا ہے، جو آخری ایام میں نبوتی کلام کے وسیلے یہ دریافت کرتے ہیں کہ وہ منتشر ہو چکے ہیں۔ جب انہیں اس حقیقت کا شعور ہوتا ہے تو ان پر لازم ہے کہ لاویین باب چھبیس کی دعا کو پورا کریں، اور وہ دعا بھی ادا کریں جس کے ذریعے آخری نبوتی راز کو سمجھا جا سکے—وہ راز جو مہلت ختم ہونے سے ٹھیک پہلے مہر کھلنے پر منکشف ہوتا ہے، جیسا کہ باب دو میں دانی ایل کی دعا میں نمایاں ہے۔ اگر اور جب وہ دانی ایل کے تجربے میں داخل ہوتے ہیں تو فرشتہ جبرائیل انہیں چھوئے گا، آگاہ کرے گا اور ان سے کلام کرے گا، تاکہ انہیں "مہارت اور فہم" عطا کرے۔ عقل مند وہ ہیں جو جب کسی نبوتی راز کی مہر کھولی جاتی ہے تو "علم میں اضافہ" کو "سمجھتے" ہیں۔

اور اُس نے مجھے آگاہ کیا اور مجھ سے گفتگو کی اور کہا، اے دانی ایل، میں اب تجھے دانش و فہم دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ تیری مناجات کے آغاز ہی میں حکم صادر ہوا تھا، اور میں تجھے بتانے آیا ہوں؛ کیونکہ تو نہایت محبوب ہے۔ پس اس بات کو سمجھ اور رویا پر غور کر۔ دانی ایل ۹:۲۲، ۲۳۔

وہ رویا جس پر غور کرنے کے لیے دانی ایل سے کہا گیا ہے، ظہور کی "mareh" رویا ہے۔ باب آٹھ میں جبرائیل کو دانی ایل کو "mareh" رویا سمجھانے کا کام سپرد کیا گیا تھا، مگر وہ اسے ابھی تک مکمل نہیں کر سکا تھا۔ باب نو میں وہ تعبیر کو مکمل کرنے کے لیے واپس آیا ہے۔ باب نو میں دانی ایل اب بابلی سلطنت کے زمانے میں نہیں بلکہ ماد و فارس کی سلطنت کے عہد میں ہے۔

جب جبرائیل دانی ایل کو "امر کو سمجھ" اور "رویا پر غور کر" کی ہدایت دیتا ہے، تو وہ ایک ایسے ذہنی امتیاز کے عمل کی نشاندہی کر رہا ہوتا ہے جس کی مشق وہ چاہتا ہے کہ دانی ایل کرے۔ "سمجھ" اور "غور" کے طور پر ترجمہ کیے گئے الفاظ دراصل ایک ہی عبرانی لفظ ہیں۔ وہ لفظ "biyn" ہے، اور اس کے معنی ذہنی طور پر جدا کرنا ہیں۔ "matter" کے طور پر جس عبرانی لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ "dabar" ہے، اور اس کے معنی "کلام" ہیں۔ لہذا جبرائیل دانی ایل کو، اور آخری ایام میں جن کی وہ نمائندگی کرتا ہے، یہ بتا رہا ہے کہ کلام حق کو درست طور پر تقسیم کیا جائے۔

خدا کے حضور اپنے آپ کو مقبول ثابت کرنے کے لیے کوشش کر، ایسا کاریگر جو شرمندہ نہ ہو، اور کلام حق کو درست طور پر تقسیم کرے۔ 2 تیمتھیس 2:15۔

لفظ "matter" کا استعمال دانیال نے دسویں باب، پہلی آیت میں بھی کیا ہے، جہاں اس کا ترجمہ تین بار "thing" کیا گیا ہے۔

فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے تیسرے سال میں دانی ایل پر ایک بات منکشف کی گئی، جس کا نام بلطشضر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ مدت دراز تھی؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھ لیا، اور رُویا کی سمجھ رکھتا تھا۔ دانی ایل 10:1۔

آیت میں "vision" کا لفظ ظہور کی "mareh" رُویا کے لیے ہے، اور دانی ایل کو شے (matter) اور رُویا ("mareh") دونوں کی سمجھ تھی۔ باب نو کی آیت تئیس میں جبرائیل نے دانی ایل کو ہدایت دی کہ وہ معاملہ اور رُویا کو درست طور پر تقسیم کرے، اور باب دس کی آیت اول میں اسے معاملہ (thing) اور رُویا ("mareh") دونوں کی سمجھ ہے۔ باب نو میں جبرائیل دانی ایل کو یہ بتا رہا ہے کہ معاملہ اور رُویا کے درمیان امتیاز کو پہچانے (درست طور پر تقسیم کرے)۔ رُویا "mareh" والی رُویا ہے اور "matter" یا "chazon" "chazon" والی رُویا ہے۔

آٹھویں باب میں دونوں رویا کی نشاندہی کی گئی ہے، اور ایک امتیاز بھی بیان کیا گیا ہے کیونکہ دانی ایل "chazon" والی رویا کو سمجھنا چاہتا تھا، مگر جبریل کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ دانی ایل کو "mareh" والی رویا سمجھائے۔ جب جبریل دانی ایل کو "بات" اور "رویا" سمجھانے کا کام شروع کرتا ہے تو وہ دانی ایل کو توجہ دلاتا ہے کہ نوٹ کر لے کہ یہ دو مختلف رویا ہیں۔

اور اُس نے مجھے سمجھایا اور مجھ سے گفتگو کی اور کہا، اے دانی ایل، میں اب تجھے حکمت اور فہم دینے آیا ہوں۔ تیری مناجات کے آغاز ہی میں فرمان صادر ہوا، اور میں اسے تجھے بتانے آیا ہوں، کیونکہ تو نہایت عزیز ہے؛ پس اس بات کو سمجھ اور رُویا پر غور کر۔ تیری قوم اور تیری مقدس بستی پر ستر ہفتے مقرر کیے گئے ہیں، تاکہ سرکشی کا خاتمہ ہو، گناہوں پر بند باندھا جائے، بدکاری کے لیے کفارہ کیا جائے، ابدی راستبازی لائی جائے، رُویا اور نبوت پر مہر کی جائے، اور نہایت مقدس کو مسح کیا جائے۔ پس جان لے اور سمجھ کہ یروشلیم کی بازسازی اور تعمیر کے فرمان کے نکلنے سے لے کر مسیح سردار تک سات ہفتے اور باسٹھ ہفتے ہوں گے؛ گلی اور فصیل پھر سے تعمیر کی جائے گی، مگر تنگی کے زمانوں میں۔ اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح کاٹ ڈالا جائے گا، مگر اپنے لیے نہیں؛ اور آئے والے ایک رئیس کی قوم شہر اور مقدس کو برباد کرے گی، اور اس کا انجام سیلاب کی مانند ہوگا، اور جنگ کے آخر تک ویرانیاں مقرر ہیں۔ اور وہ ایک ہفتے کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد کی تصدیق کرے گا؛ اور ہفتے کے درمیان قربانی اور ہدیہ موقوف کرے گا؛ اور مکروہات کے پھیلاؤ کے باعث وہ ویرانی برپا کرے گا، یہاں تک کہ انجام آجائے؛ اور جو مقرر کیا گیا ہے وہ ویران کرنے والے پر انڈیلا جائے۔ دانی ایل 9:22-27۔

جبرائیل چاہتے تھے کہ دانی ایل یہ پہچان لے کہ 'chazon' والی رویا اور 'mareh' والی رویا، دونوں کے عناصر اُس تشریح میں شامل ہونے والے تھے جو وہ دانی ایل کے لیے پیش کرنے والا تھا۔ یہ تشریح دونوں رویاؤں سے متعلق ہونے والی تھی، اور دانی ایل کی ذمہ داری تھی کہ وہ اُس رویا کو، جو مقدس اور لشکر کی پامالی سے متعلق تھی، اُس رویا سے درست طور پر جدا کرے جو 22 اکتوبر 1844 کو قدس الاقداس میں مسیح کے ظہور پر منتج ہوئی۔

جبرائیل یہ واضح کرتا ہے کہ 457 قبل مسیح میں Artaxerxes کے فرمان سے، شاموں اور صبحوں کی رُویا کے دو ہزار تین سو سال میں سے چار سو نوے سال "کٹ کر الگ" کیے گئے، جو خصوصاً یہودیوں کے لیے تھے۔ جن آیات کا ابھی حوالہ دیا گیا ہے، ان میں لفظ "متعین" تین مرتبہ آیا ہے، لیکن ان آیات میں "متعین" کے طور پر ترجمہ کیے گئے دو مختلف عبرانی الفاظ ہیں۔ پہلی مرتبہ "متعین" آیت چوبیس میں

آیا ہے، اور وہ عبرانی لفظ "chathak" ہے جس کا مطلب "کاٹ دینا" ہے۔

یہ واضح کرتا ہے کہ اسرائیل کو ایک آزمائشی مدت دی گئی تھی جو ارتخشستا کے تیسرے فرمان سے شروع ہوئی اور سن 34 عیسوی میں ستفانوس کو سنگسار کیے جانے پر ختم ہوئی تھی۔ چار سو نوے برس "کٹ کر الگ" کیے گئے تھے اور یہ تئیس سو برس کی طویل پیش گوئی کے اندر ایک مختصر نبوتی مدت کی نمائندگی کرتے تھے۔ "چار سو نوے" کا عدد آزمائشی وقت کی علامت ہے، جس کی گواہی خود یسوع نے دی۔

تب پطرس اُس کے پاس آ کر کہا، اے خداوند، اگر میرا بھائی میرے خلاف گناہ کرے تو میں اسے کتنی بار معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟ یسوع نے اس سے کہا، میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار تک، بلکہ ستر بار سات تک۔ متی 18:22

بخشش کی ایک انتہا ہوتی ہے، اور اس انتہا کی نمائندگی عدد "چار سو نوے" کرتا ہے۔ "چار سو نوے" سال یہودیوں کے لیے ایک آزمائشی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں، ان کی رہائی سے لے کر اسٹیفن کی سنگساری کے وقت ان کی آزمائشی مدت کا پیمانہ لبریز ہونے تک۔ "چار سو نوے" سال کا تعلق احبار باب چھبیس میں "سات بار" کی لعنت سے بھی ہے۔ بائبل میں صرف دو مقامات ایسے ہیں جہاں زمین کے اپنے سبتوں سے راحت پانے کا حوالہ ملتا ہے۔ پہلا احبار باب چھبیس میں ملتا ہے۔

اور اگر تم اس سب کے باوجود میری نہ سنبھلو، تو میں بھی قہر میں تمہارے خلاف چلوں گا، اور میں، ہاں میں ہی، تمہیں تمہارے گناہوں کے سبب سات گنا سزا دوں گا۔ اور تم اپنے بیٹوں کا گوشت کھاؤ گے، اور اپنی بیٹیوں کا گوشت بھی کھاؤ گے۔ اور میں تمہاری بلند جگہیں برباد کر دوں گا، اور تمہاری مورتوں کو کاٹ ڈالوں گا، اور تمہاری لاشیں تمہارے بتوں کی لاشوں پر پھینکوں گا، اور میری جان تم سے بیزار ہوگی۔ اور میں تمہارے شہروں کو ویران کر دوں گا، اور تمہارے مقدس مقاموں کو سنسان کر دوں گا، اور میں تمہاری خوشبودار قربانیوں کی خوشبو نہ سونگھوں گا۔ اور میں اس ملک کو سنسان کر دوں گا، اور تمہارے دشمن جو اس میں بسیں گے اس پر حیران ہوں گے۔ اور میں تمہیں قوموں میں پراگندہ کر دوں گا اور تمہارے پیچھے تلوار کھینچ لوں گا؛ اور تمہارا ملک سنسان اور تمہارے شہر ویران ہوں گے۔ تب وہ زمین اپنے سبتوں سے لطف اٹھائے گی، جب تک وہ سنسان پڑی رہے اور تم اپنے دشمنوں کے ملک میں ہو؛ تب بھی وہ زمین آرام کرے گی اور اپنے سبتوں سے لطف اٹھائے گی۔ جب تک وہ سنسان پڑی رہے گی وہ آرام کرے گی؛ کیونکہ جب تم اس میں رہتے تھے تو اس نے تمہارے سبتوں میں آرام نہ کیا تھا۔ احبار 26:27-35

باب چھبیس میں چار مرتبہ جس "سات گنا" کی سزا کا حوالہ دیا گیا ہے، وہ ظاہر کرتی ہے کہ جب خدا کے لوگ بکھیر دیے جائیں گے، تو زمین پھر "اپنے سبتوں کا لطف اٹھائے گی"۔ دانی ایل اور تین نیکوکار موسیٰ کی لعنت کے پورا ہونے کے باعث دشمنوں کی سرزمین میں جلاوطن کر دیے گئے تھے، اور ستر برس کی یہ جلاوطنی دراصل دو ہزار پانچ سو بیس برس کی جلاوطنی کا ایک علامتی عبرت آموز سبق تھی۔ یہ ایک نبوی عبرت آموز سبق تھا، جیسے ایلپاہ کے ساڑھے تین برس کے قحط کے دوران ایزبل کے ظلم و ستم میں ہوا۔ وہ ساڑھے تین برس ساڑھے تین نبوی برسوں کی نمائندگی کرتے تھے، جو 538 سے 1798 تک پاپائی حکومت کے بارہ سو ساٹھ برس کے برابر تھے۔ ستر برس "سات گنا" کی علامت تھے، جس طرح ساڑھے تین برس بارہ سو ساٹھ برس کی بیابانی مدت کی علامت تھے۔ یرمیاہ کے بتائے ہوئے دانی ایل کی اسیری کے ستر برس دراصل "چار سو نوے" برس کی نمائندگی کرتے تھے۔

اور ان کے باپ دادا کے خداوند خدا نے اپنے قاصدوں کے وسیلے سے ان کے پاس پیغام بھیجا، صبح سویرے اٹھ کر انہیں بھیجتا رہا؛ کیونکہ وہ اپنی قوم اور اپنی سکونت گاہ پر ترس کھاتا تھا۔ لیکن انہوں نے خدا کے قاصدوں کا مذاق اڑایا، اس کے کلام کو حقیر جانا، اور اس کے نبیوں کے ساتھ

بدسلوکی کی، یہاں تک کہ خداوند کا قہر اس کی قوم پر بھڑک اٹھا اور کوئی چارہ باقی نہ رہا۔ پس اُس نے کلدانیوں کے بادشاہ کو ان پر چڑھا بھیجا، جس نے ان کے جوانوں کو ان کے مقدس کے گھر میں تلوار سے قتل کیا، اور نہ جوان پر رحم کیا نہ کنواری پر، نہ بوڑھے پر نہ اس پر جو بڑھاپے سے جھکا ہوا تھا؛ اُن سب کو اس نے اس کے ہاتھ میں کر دیا۔ اور خدا کے گھر کے سب برتن، بڑے اور چھوٹے، اور خداوند کے گھر کے خزانے، اور بادشاہ اور اس کے امیروں کے خزانے، یہ سب وہ بابل لے گیا۔ اور انہوں نے خدا کے گھر کو جلا دیا، اور یروشلم کی فصیل گرا دی، اور اس کے سب محلات کو آگ سے جلایا، اور اس کے سب نفیسی برتنوں کو تباہ کر دیا۔ اور جو تلوار سے بچ نکلے تھے انہیں وہ بابل کو اسیری میں لے گیا؛ وہاں وہ اُس اور اُس کے بیٹوں کے غلام رہے یہاں تک کہ فارس کی سلطنت کے عہد تک۔ تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے فرمایا گیا تھا پورا ہو، یعنی جب تک زمین اپنے سبتوں سے آسودہ نہ ہو جائے؛ کیونکہ جتنے عرصے وہ ویران رہی اس نے سبت منایا، تاکہ ستر برس پورے ہوں۔ اور فارس کے بادشاہ کورش کے پہلے سال میں، تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے فرمایا گیا تھا پورا ہو، خداوند نے فارس کے بادشاہ کورش کی روح کو ابھارا، پس اس نے اپنی ساری مملکت میں منادی کرائی اور یہ بھی لکھ بھیجا کہ، یوں کہتے ہیں کورش بادشاہ فارس: آسمان کے خداوند خدا نے مجھے زمین کی سب سلطنتیں دی ہیں، اور اُس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے لیے یروشلم میں، جو یہوداہ میں ہے، ایک گھر بناؤں۔ اس کی ساری قوم میں سے تم میں کون ہے؟ اس کا خداوند خدا اس کے ساتھ ہو، اور وہ روانہ ہو۔ تواریخ دوم 15:36-23۔

بائبل میں زمین کے اپنے سبتوں کا آرام پانے کا صرف دو جگہ ذکر ہے، اور دونوں کا تعلق خدا کے لوگوں کے منتشر ہونے اور ستر برس کی اسیری سے ہے، جو ایسا زمانہ تھا جس میں زمین اپنے سبتوں کا آرام پا سکے۔ یہ اتنے ہی سبتوں کے برابر تھا جتنے سبتوں میں یہودیوں نے زمین کو آرام کرنے نہیں دیا تھا۔ زمین کا ستر برس آرام کرنا ان تمام برسوں کی نمائندگی کرتا تھا جن میں زمین کو آرام دینے کے حکم کے خلاف بغاوت کی گئی تھی۔ سادہ حساب یہ ظاہر کرتا ہے کہ "چار سو نوے" برس کی بغاوت میں، کل ستر برس ایسے تھے جن میں زمین نے آرام نہیں کیا تھا۔

چار سو نوے سال تئیس سو سال میں سے یہودیوں کے لیے ایک آزمائشی مدت کے طور پر منقطع کر دیے گئے، اور ان "چار سو نوے" سالوں کا احبار باب چھبیس کے "سات وقت" کی پراگندگی سے براہ راست تعلق ہے۔

پامال کرنے کی "chazon" رؤیا اور تئیس سو سال کے آخر میں ظہور کی "mareh" رؤیا ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لیکن ان کا آپس میں براہ راست تعلق ہے۔ دانی ایل کی طرح، خدا کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ان دونوں رؤیائوں میں صحیح طور پر فرق کریں اور ساتھ ہی ان کے باہمی ربط کو بھی تسلیم کریں۔ اسارت کے ستر سال، جن کے نتیجے میں یہودیوں کی واپسی اور یروشلم کی تعمیر نو کی اجازت دینے والے تین فرمان جاری ہوئے، اس بات کی نمائندگی کرتے تھے کہ یہودیوں نے زمین کو آرام دینے کے عہد کے خلاف "چار سو نوے" برس تک بغاوت کی تھی۔

جب تیسرے فرمان نے ان کے واپس آنے اور تعمیر نو کے موقع کی نشاندہی کی، تو انہیں "چار سو نوے" سال کی آزمائشی مدت دی گئی، کیونکہ انہیں اسی مدت کے ذریعے آزمایا گیا جس دوران ان کی نافرمانی نے یروشلم کی تباہی اور ان کی پراگندگی کو جنم دیا تھا۔ دوسرے "چار سو نوے سال" کے اختتام پر، ان کی نافرمانی ایک بار پھر یروشلم کی تباہی اور اقوام غیر میں ان کی پراگندگی کا سبب بنے گی۔

ستر سالہ اسیری کے بکھراؤ سے پہلے "چار سو نوے" سال تک بغاوت رہی، اور پھر اس ستر سالہ اسیری کے بعد مزید بغاوت کے "چار سو نوے سال" آئے۔

پہلا "چار سو نوے" سالہ عرصہ، جس کے نتیجے میں زمین کے آرام کے ستر سال آئے، یروشلم کی تباہی کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچا۔ "تئیس سو" سالوں میں سے منقطع کیے گئے ان "چار سو نوے" سالوں کے اختتام پر، یروشلم ایک بار پھر تباہ ہوا، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ساتھ واضح کرتا ہے۔

حقیقی بابل میں حقیقی اسرائیل کی ستر سالہ اسیری 'سات زمانوں' کی پراکندگی کی علامت تھی، اور سسٹر وائٹ بیان کرتی ہیں کہ حقیقی بابل میں حقیقی اسرائیل کی یہی ستر سالہ اسیری روحانی بابل میں روحانی اسرائیل کی بارہ سو ساٹھ سالہ اسیری کا نمونہ تھی۔

"زمین پر خدا کی کلیسیا اس بے امان اور طویل ایذا رسانی کے دوران فی الواقع اسی طرح اسارت میں تھی جس طرح بنی اسرائیل دور جلاوطنی میں بابل میں اسیر رکھے گئے تھے۔" انبیا اور بادشاہ، 714

538 سے 1798 تک کی بارہ سو ساٹھ سالہ مدت "سات وقتوں" کی ایک مثال تھی۔ ستر برس کے اختتام پر یہودی یروشلم کو بحال کرنے اور دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے واپس آئے۔ تین فرمانوں کے دوران ان کی واپسی نے "mareh" کی رؤیا کے تئیس سو سال کے آغاز (457 قبل مسیح) کی نشاندہی کی، جو 22 اکتوبر 1844 کو پاک ترین مقام میں مسیح کے ظہور پر منتج ہوا۔ ان تین فرمانوں نے نبوی عرصے کی ابتدا کی نشاندہی کی، اور اس نبوی عرصے کے آغاز کے لیے تینوں فرمان ضروری تھے، اگرچہ انہوں نے کورش کے پہلے فرمان کے ساتھ واپسی اور تعمیر نو شروع کر دی تھی۔

"عزرا کے ساتویں باب میں وہ فرمان پایا جاتا ہے۔ آیات 12-26۔ اپنی کامل ترین صورت میں یہ 457 قبل مسیح میں فارس کے بادشاہ ارتخشستا کی طرف سے جاری ہوا۔ لیکن عزرا 6:14 میں کہا گیا ہے کہ یروشلم میں خداوند کا گھر 'خورس، دارا، اور فارس کے بادشاہ ارتخشستا کے حکم [حاشیہ میں: "فرمان"] کے مطابق' بنایا گیا۔ ان تین بادشاہوں نے، فرمان کو ابتدا دینے، اس کی دوبارہ توثیق کرنے، اور اسے مکمل کرنے کے ذریعے، اسے اُس کمال تک پہنچایا جو نبوت کے مطابق 2300 برسوں کے آغاز کو نشان زد کرنے کے لیے درکار تھا۔ 457 قبل مسیح کو، یعنی اُس وقت کو جب فرمان مکمل ہوا، حکم کی تاریخ مانتے ہوئے، ستر ہفتوں کے بارے میں نبوت کی ہر تفصیل پوری ہوتی ہوئی دیکھی گئی۔" The Great Controversy, 326

1798 سے 1844 تک، کتابِ مکاشفہ کے تین فرشتے پیشگوئی کی تاریخ میں نمودار ہوئے، اور جس طرح تین فرمانوں نے دو ہزار تین سو برس کی پیشگوئی کے آغاز کی نشاندہی کی، انہی تین فرشتوں نے اس پیشگوئی کے اختتام کی نشاندہی کی۔ پیشگوئی کی مدت تیسرے فرشتے کی آمد کے ساتھ ختم ہوئی، جیسے وہ تیسرے فرمان کے جاری ہونے سے شروع ہوئی تھی، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی بات کے انجام کو اس کے آغاز سے جوڑتا ہے۔

یہودیوں نے پہلے فرمان کے تحت واپس آنا شروع کیا، اور دوسرے فرمان کے زمانے میں انہوں نے ہیکل مکمل کی۔ تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آ گیا، اور اس تاریخ سے پہلے میلرائیٹس نے وہ روحانی ہیکل مکمل کر لی تھی جیسے از سر نو تعمیر کرنے کے لیے وہ روحانی بابل سے نکل آئے تھے۔ اسے مکمل ہونا تھا، کیونکہ 22 اکتوبر 1844 کو عہد کا پیغامبر اپنے ہیکل میں اچانک آنے والا تھا۔ وہ ہیکل میلرائیٹ لوگ تھے جنہوں نے 22 اکتوبر 1844 کو عہد باندھا، اور جنہیں پطرس ایک ہیکل قرار دیتا ہے۔

تم بھی، زندہ پتھروں کی مانند، ایک روحانی گھر کے طور پر تعمیر کیے جا رہے ہو، ایک مقدس کہانت کے طور پر، تاکہ تم روحانی قربانیاں پیش کرو جو یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کے حضور مقبول ہوں۔ ۱ پطرس ۲:۵

ملرائٹ ہیکل 1798 سے 1844 تک تعمیر کیا گیا تھا، جو چھیالیس سال بنتے ہیں، یا نبوتی اعتبار سے تین دن، کیونکہ مسیح نے بتایا تھا کہ ہیکل کو قائم کرنے میں تین دن لگتے ہیں۔

اور یہودیوں کی عیدِ فصحِ قریب تھی، اور یسوع یروشلیم گیا۔ اور اُس نے ہیکل میں بیل، بھیڑیں اور کبوتر بیچنے والوں کو، اور صرافوں کو، بیٹھے ہوئے پائے۔ اور چھوٹی ڈوریوں کا ایک کوڑا بنا کر اُس نے ان سب کو، بھیڑوں اور بیلوں سمیت، ہیکل سے باہر نکال دیا؛ اور صرافوں کا رویہ بکھیر دیا اور میزیں الٹ دیں۔ اور کبوتر بیچنے والوں سے کہا، یہ چیزیں یہاں سے لے جاؤ؛ میرے باپ کے گھر کو سوداگری کا گھر نہ بناؤ۔ اور اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ہے، تیرے گھر کی غیرت نے مجھ کا لیا ہے۔ تب یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہا، جب تو یہ کام کرتا ہے تو ہمیں کون سا نشان دکھاتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا، اس ہیکل کو ڈھا دو، اور میں تین دن میں اسے پھر کھڑا کر دوں گا۔ یہودیوں نے کہا، یہ ہیکل چھیالیس برس میں بنائی گئی ہے، اور کیا تو اسے تین دن میں پھر کھڑا کرے گا؟ لیکن وہ اپنے بدن کی ہیکل کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ یوحنا 2:13-21۔

سسٹر وانٹ بیان کرتی ہیں کہ جب عہد کا پیامبر، جیسا کہ ملاکی کی کتاب میں بیان ہے، اچانک اپنے ہیکل میں آیا، تو وہ پیشگوئی اُس وقت پوری ہوئی جب مسیح نے ہیکل کو پاک کیا، جیسا کہ ابھی انجیل یوحنا کے حوالہ میں بیان کیا گیا ہے۔

دنیا کے خریداروں اور بیچنے والوں سے ہیکل کو پاک کرتے ہوئے، یسوع نے اپنے اس مشن کا اعلان کیا کہ وہ دل کو گناہ کی نجاست سے—دنیوی خواہشات، خودغرض شہوات، اور بری عادات—جو روح کو بگاڑتی ہیں، پاک کرے۔ "دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجوں گا، اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا؛ اور وہ خداوند جس کے تم طالب ہو، ناگہاں اپنے ہیکل میں آ پہنچے گا، یعنی عہد کا وہ قاصد جس میں تم مسرور ہوتے ہو؛ دیکھو، وہ آئے گا، رب الافواج فرماتا ہے۔ لیکن اس کے آنے کے دن کو کون سہار سکے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون قائم رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبیوں کے سابن کی مانند ہے۔ اور وہ چاندی کو صاف کرنے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا، اور بنی لاوی کو پاک کرے گا، اور انہیں سونے اور چاندی کی مانند خالص کرے گا، تاکہ وہ خداوند کے حضور راستبازی سے ہدیہ گزرائیں۔ ملاکی 3:1-3۔" زمانوں کی آرزو، 161۔

انجیل یوحنا کے دوسرے باب میں مذکور ہیکل کی تعمیر میں چھیالیس سال لگے، اور یسوع نے کہا کہ وہ منہدم ہیکل کو تین دن میں کھڑا کر دے گا۔ 1798 سے 1844 تک چھیالیس سال بنتے ہیں، اور یہ مکاشفہ باب چودہ کے تین فرشتوں (یعنی تین دنوں) کی آمد کی نشاندہی کرتا ہے، جن کی تمثیل ان تین فرامین سے کی گئی تھی جنہوں نے دو ہزار تین سو سالہ پیشین گوئی کا آغاز کیا تھا۔ یہ چھیالیس سال وہ مدت ہے جس میں مسیح نے ملرائٹ ہیکل کو برپا کیا، کیونکہ اس سے پہلے روحانی مقدس اور روحانی اسرائیل روحانی بابل کے ہاتھوں پامال ہو چکے تھے۔

جب مسیح نے اپنی خدمت کے آغاز میں فصح کے موقع پر ہیکل کو پاک کیا، تو وہ ملاکی میں بیان کردہ اُس پیشگوئی کو پورا کر رہے تھے جس میں رسول عہد کے اپنے ہیکل میں اچانک آنے کا ذکر ہے۔ 22 اکتوبر 1844 کو مسیح اچانک اپنے ہیکل میں آئے، اور اپنی منہدم ہیکل کو قائم کرنے میں انہیں چھیالیس برس لگے تھے۔

"مسیح کا ہمارے سردار کاہن کے طور پر نہایت مقدس مقام میں، مقدس کے پاک کیے جانے کے لیے آنا، جیسا کہ دانی ایل 8:14 میں ظاہر کیا گیا ہے؛ ابن آدم کا ایامِ قدیم کے حضور آنا، جیسا کہ دانی ایل 7:13 میں پیش کیا گیا ہے؛ اور خداوند کا اپنے ہیکل میں آنا، جس کی پیشین گوئی ملاکی نے کی، یہ سب ایک ہی واقعہ کی توصیفات ہیں؛ اور اسی کی نمائندگی اُس دلہے کے شادی میں آنے سے بھی کی گئی ہے، جسے مسیح نے متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل میں بیان فرمایا ہے۔ "The Great

پہلا غضب 1798 میں ختم ہوا، اور آخری غضب کا خاتمہ 1844 میں ہوا۔ چھیالیس سالہ مدت کا آغاز، جس دوران مسیح نے ملرائٹ ہیکل کو برپا کیا، انجام کی عکاسی کرتا تھا، کیونکہ آغاز اور اختتام دونوں خدا کے اپنے لوگوں پر اس کے غضب کے خاتمے سے نشان زد تھے، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز کے ساتھ جوڑتا ہے۔

ہم اگلے مضمون میں جبرائیل کی دانیال کو دی گئی ہدایت کے مطالعے کو جاری رکھیں گے۔

کتاب مکاشفہ لوگوں کے لیے کھول دی جانی چاہیے۔ بہتوں کو سکھایا گیا ہے کہ یہ ایک مہر بند کتاب ہے، مگر یہ صرف انہی کے لیے مہر بند ہے جو حق اور روشنی کو رد کرتے ہیں۔ اس میں موجود حقائق کا اعلان ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کو ان واقعات کے لیے تیاری کا موقع ملے جو بہت جلد رونما ہونے والے ہیں۔ تیسرے فرشتے کا پیغام ہلاک ہوتی دنیا کی نجات کی واحد امید کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے۔

آخری دنوں کے خطرات ہم پر آچکے ہیں، اور اپنے کام میں ہمیں لوگوں کو اس خطرے سے خبردار کرنا ہے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ وہ پرہیزگار مناظر جن کے جلد وقوع پذیر ہونے کو نبوت نے ظاہر کیا ہے، برگز نظر انداز نہ کیے جائیں۔ ہم خدا کے پیغامبر ہیں، اور ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں۔ جو لوگ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ہم کار بننا چاہتے ہیں وہ اس کتاب میں پائی جانے والی سچائیوں میں گہری دلچسپی دکھائیں گے۔ وہ قلم اور زبان کے ذریعے ان حیرت انگیز باتوں کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے جنہیں مسیح آسمان سے ظاہر کرنے آئے تھے۔ سائز آف دی ٹائمز، 4 جولائی 1906۔